۳۔ نوعِ بشر سے محبت

حیدر علی نظمؔ طباطبائی

پہلی بات : کہا جاتا ہے کہ جو زمین والوں سے محبت کرے آسمان والا اس سے محبت کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں سے حسنِ سلوک کرنا بھی عبادت کی ایک قسم ہے۔ جو لوگ مخلوق سے محبت کرتے ہیں دنیا میں ان کی بھی عزّت و توقیر کی جاتی ہے۔ نوعِ بشر سے ہمدردی اور ان کے ساتھ محبت کا عمل انسان کی دنیاوی اور اخروی کامیابی کا ذریعہ بن جاتا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں نیک لوگوں کی فہرست میں ان کا نام درج ہوتا ہے۔ انسان سے ہمدردی کے اس عمل کی اہمیت کو شاعر نے اس نظم میں ایک واقعے کی صورت میں بیان کیا ہے۔

جان پہچان : سیّد حیدر علی نظمؔ طباطبائی (۱۸۵۲ تا ۱۹۳۳ء) ایک قادرالکلام اور کہنہ مشق شاعر تھے۔ انھوں نے کئی انگریزی نظموں کے منظوم ترجمے اُردو میں اتنی کامیابی کے ساتھ کیے ہیں کہ ان پر اصل کا گمان ہوتا ہے۔ انھیں زبان و بیان پر قدرت حاصل تھی۔ ذیل کی نظم بھی انگریز شاعر 'لی ہنٹ' کی نظم کا ترجمہ ہے۔ اس میں حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کے قصے کے ذریعہ یہ بتایا گیا ہے کہ بنی نوعِ انسان سے محبت افضل عبادت ہے۔

ابُو ابنِ ادہمؒ پہ رحمت خدا کی — ہُوا خوابِ شیریں سے بیدار اک شب
وہ کیا دیکھتا ہے کہ نوُرِ قمر سے — درخشاں ہیں کمرے کے دیوار و در سب

وہاں رونق افروز ہے اک فرشتہ — کتابِ طَلائی میں کچھ لکھ رہا ہے
ابو نے نہایت دِلیری سے پوچھا — ”بتا اے فرشتے ! یہ تحریر کیا ہے؟“

اُٹھایا فرشتے نے سر اپنا فوراً — نظر کی ابو پر بہ صد مہربانی
بتایا کہ یہ نام ان اشخاص کے ہیں — جنھیں حق سے ہے اُلفتِ غیر فانی

ابو نے کہا ، ”کیا مرا نام بھی ہے؟“ — ہِلایا فرشتے نے انکار کا سر
یہ معلوُم کرکے وہ آہستہ بولا — مگر اس کا دل مطمئن تھا سراسر

”مجھے کم سے کم ایسے لوگوں میں لکھ دے — جو کرتے ہیں نوعِ بشر سے محبت“
فرشتے نے یہ بات منظوُر کرلی — لکھا نام اس کا ہُوا واں سے رخصت

مگر دوُسری رات پھر وہ فرشتہ — بہت شادماں ہوکے کمرے میں آیا
ابو ابن ادہم معاً جاگ اُٹھا — کچھ اس قسم کی روشنی ساتھ لایا

دِکھائے ان اشخاص کے نام اس نے — جنھیں عشقِ حق نے مشرّف کیا تھا
ابو ابن ادہم ، مگر سب سے پہلے — کتابِ طلائی میں لکھّا ہوا تھا

خلاصۂ کلام : اس نظم میں شاعر نے انسانی ہمدردی کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی اہمیت کو ایک قصے کی شکل میں بیان کیا ہے۔ ابراہیم بن ادہمؒ ایک مشہور بزرگ ہوئے ہیں۔ وہ بڑے اللہ والے تھے اور صبر وشکر کے ساتھ زندگی گزارا کرتے۔ ایک بار یوں ہوا کہ انھیں خواب میں ایک سنہری کتاب لیے فرشتہ نظر آیا۔ انھوں نے فرشتے سے پوچھا کہ اس کتاب میں کیا لکھا ہے تو فرشتے نے کہا کہ اللہ سے محبت کرنے والوں کے نام ہیں۔ اپنے نام کے متعلق انھوں نے فرشتے سے پوچھا تو فرشتے نے انکار کردیا۔ ابن ادہمؒ نے کہا کہ کم از کم میرا نام لوگوں سے محبت کرنے والوں ہی میں درج کردے۔ دوسرے دن دوبارہ فرشتہ آیا تو لوگوں سے محبت کرنے کی بنیاد پر ان کا نام کتاب میں سب سے اوّل نمبر پر تھا۔

معنی و اشارات

ابوابن ادہم – حضرت ابراہیم ادہمؒ مراد ہیں جو بلخ کے بادشاہ تھے۔ انھوں نے بادشاہی چھوڑ کر درویشی اختیار کرلی تھی۔ Abou ben Adhem
خواب – مرادنیند Sleep
خوابِ شیریں – میٹھی نیند، اطمینان اور آرام کی نیند Sweet dreams, healthy sleep
درخشاں – روشن Shining
رونق افروز – مرادموجود Present
طلائی – سنہری Golden
شادماں – خوش Glad, happy
معاً – فوراً، اچانک At the same instant,
مشرّف – جسے شرف اور بزرگی حاصل ہو Endowed

مشق

نظم 'نوعِ بشر سے محبت' کا بغور مطالعہ کیجیے اور ذیل کی سرگرمیوں کو مکمل کیجیے۔

- بیان مکمل کیجیے۔
  ۱۔ فرشتہ اپنی کتاب میں لکھ رہا تھا کہ ....
  ۲۔ ابوابن ادہمؒ نے فرشتے سے کہا کہ ....
  ۳۔ دوسری رات فرشتے کی کتاب میں ابوابنِ ادہم کا نام سب سے اوپر لکھا ہوا تھا کیونکہ..............
- اس نظم کا مرکزی خیال بیان کیجیے۔
- درج ذیل شعر کا مطلب سمجھائیے۔
  ”مجھے کم سے کم ایسے لوگوں میں لکھ دے
  جو کرتے ہیں نوعِ بشر سے محبت“
- فرشتہ جن افراد کے نام لکھ رہا تھا، ان کی خصوصیت لکھیے۔
- دوسرے دن فرشتے کی شادمانی کا سبب لکھیے۔
- ابوابن ادہمؒ کا وہ سوال لکھیے جس کا جواب فرشتے نے انکار میں دیا۔

- ابوابن ادہمؒ کی اُس التجا کو لکھیے جس کو فرشتے نے قبول کیا تھا۔
- نظم کو پڑھ کر ذیل کی واقعاتی ترتیب درست کیجیے۔

ا۔ فرشتے کا شادماں آنا
۲۔ ابوابن ادہمؒ کا فرشتے سے سوال کرنا
۳۔ کتابِ طلائی میں سب سے پہلا نام ہونا
۴۔ ابوابن ادہمؒ کا نیند سے جاگنا

- ابوابن ادہمؒ کا نام طلائی کتاب میں سب سے پہلے لکھے جانے پر اپنے خیال کا اظہار کیجیے۔
- ذیل کے اشعار کے مفہوم کو اپنے لفظوں میں لکھیے۔

دِکھائے ان اشخاص کے نام اس نے
جنھیں عشقِ حق نے مشرف کیا تھا
ابو ابن ادہم ، مگر سب سے پہلے
کتاب طلائی میں لکھا ہوا تھا

- 'انسانوں سے محبت' پر دس جملوں کا مضمون لکھیے۔

قواعد :

ذیل کی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے۔

- نظم کے دوسرے بند کا قافیہ نقل کیجیے۔
- لغت کی مدد سے ذیل کے معنی تلاش کر کے لکھیے۔

ا۔ ابو ۲۔ ابن
۳۔ نوعِ بشر ۴۔ مشرف
۵۔ عشقِ حق ۶۔ غیر فانی
۷۔ نورِ قمر ۸۔ فرشتہ

- ذیل کے واحد/ جمع لکھیے۔

ا۔ اشخاص ۲۔ کتاب
۳۔ نور ۴۔ اقسام

7K0HC1

استعارہ

یہ شعر پڑھیے:

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

اس شعر میں ہندوستان کو گلستاں اور 'ہم' کو 'بلبلیں' کہا گیا ہے۔ یہاں یہ نہیں کہا کہ ہندوستان گلستان کی طرح ہے اور ہم بلبل جیسے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ تعلق تشبیہ کا ہوتا۔ یہاں حرفِ تشبیہ (طرح، مانند وغیرہ) استعمال نہیں کیے گئے ہیں۔ جب حرفِ تشبیہ کے بغیر دو اسموں کو ایک جیسا بتایا جاتا ہے تو شعر میں اس صنعت کو **'استعارہ'** کہتے ہیں۔

- ذیل کے شعر میں استعارے کے الفاظ تلاش کیجیے۔

پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا ، وہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشکِ جناں ہمارا